قربانی

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : **قربانی**
مؤلفہ : نگہت ہاشمی
طبع اول : جولائی 2017ء
تعداد 2000
ناشر : النور انٹرنیشنل
لاہور : 36J گلبرگ III فردوس مارکیٹ لاہور
: 102H گلبرگ III فردوس مارکیٹ لاہور
فون نمبر : **0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301**
کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریذیڈنسی، نزد بلال ہاؤس، کلفٹن، بلاک 2، کراچی
فون نمبر : **0336-4033034, 021-35292341-42**
فیصل آباد : 121A فیصل ٹاؤن ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد
فون نمبر : **0336-4033050, 041-8759191**
ای میل : sales@alnoorpk.com
ویب سائٹ : www.alnoorpk.com
فیس بک : Nighat Hashmi
Alnoor international

قربانی

قربانی کیا ہے؟

قربانی سنت ابراہیمی ہے۔ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: **ماھذہ الاضاحی** یہ قربانیاں کیسی ہیں؟ فرمایا: **سُنَّةُ اَبِیکُمْ اِبْرَاھِیمُ** یہ تمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو قربانی کا حکم دیا: **فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ** (2) "پھر اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔" (سورۃ الکوثر: 2)

نبی کریم ﷺ نے قربانی کی سنت ابراہیمی پر مداومت اور ہمیشگی فرمائی۔ رسول کریم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر نمازِ عید کے بعد قربانی کرنے کو اپنی سنت قرار دیا ہے۔ سیدنا براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اس دن ہم پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ نماز (عید) ادا کرتے ہیں پھر واپس پلٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس شخص نے ایسے ہی کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔" (صحیح بخاری: 5545)

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے حج کی قربانی کے سو اونٹ ذبح کرنے کے ساتھ عیدالاضحیٰ کی قربانی بھی کی۔ اپنی طرف سے ایک بکری، اور ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے کو ذبح فرمایا۔

قربانی کی کیا اہمیت ہے؟

آپ نے عرفات میں فرمایا: "اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی ہے۔" (المسند: 215/4)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آسودہ حال ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (مسند: 321/2)

سیدنا ابوامامہ بن سہل نے فرمایا کہ ہم مدینہ طیبہ میں اپنے قربانی کے جانوروں کی پرورش کرکے

فربہ کرتے تھے اور (دیگر) مسلمان بھی اسی طرح انہیں پال کر موٹا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری:9/10)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی نے قربانی کے روز کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ پسند ہو۔ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگھوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی، یہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک عالی مقام پر گرتا ہے لہٰذا اسے بہا کر دلوں کی تسلی کرلو۔“ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

کیا قربانی واجب ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر سے ایک شخص نے پوچھا: تو اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا:

ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ ”نبی ﷺ نے قربانی کی اور مسلمان قربانی کرتے رہے۔“ (ترمذی:1506)

سوال کرنے والے کی اس جواب سے تسلی نہ ہوئی تو اس نے اپنا سوال دہرایا۔ انہوں نے دوبارہ وہی جواب دیا۔ شیخ البانی نے اس اثر کو ضعیف ترمذی درج کیا ہے۔ امام ترمذی کا قول ہے۔ ”اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے البتہ یہ نبی کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے، اس لیے اس پر عمل کرنا مستحب (پسندیدہ) ہے۔“

کیا قربانی سنت مؤکدہ ہے؟

محدثین اس کے سنت مؤکدہ ہونے کے قائل ہیں۔ امام ابن حزم فرماتے ہیں: ”قربانی سنت حسنہ ہے فرض نہیں کوئی شخص اس کی شرعی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے اگر ترک کرے تو کوئی حرج نہیں۔“ (المحلی مسئلہ:973)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا کہ ”وہ دونوں اسی اندیشے کے پیش نظر قربانی نہیں کرتے تھے کہ لوگ اسے واجب نہ سمجھ لیں۔“ ابوسریحہ غفاری بیان کرتے

ہیں: ”میں نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر کو دیکھا کہ وہ قربانی نہیں کرتے تھے، اس وجہ سے کہ وہ ناپسند کرتے تھے کہ اس عمل میں دوسرے لوگ بھی ان کی اقتداء کریں۔“ (ارواء الغلیل: 1139)

ایک اور صحابی سیدنا ابومسعود انصاری کی بابت آتا ہے: ”میں خوش حال ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا اس ڈر سے کہ کہیں میرے پڑوسی یہ نہ سمجھ لیں کہ قربانی میرے لیے ضروری ہے۔“

(ارواء الغلیل: 1139)

قربانی کا کیا حکم ہے؟

عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد ہر استطاعت رکھنے والے پر قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ (الترغیب والترھیب البانی: 1079)

1۔ اگر کوئی شخص قربانی کی نذر مان لے تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

2۔ حج تمتع اور حج قران کرنے والوں کے لیے بھی قربانی واجب ہے۔

قربانی کا مقصد کیا ہے؟

قربانی کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنی ہے۔

قربانی کی قبولیت کی کیا شرط ہے؟

قربانی کی قبولیت کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ پاک مال سے ہو اور نبی ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔

کیا قربانی کا حکم صرف حاجیوں کے لیے ہے دیگر مسلمانوں کے لیے ضروری نہیں؟

یہ بات صحیح نہیں۔ قربانی کرنے کا مطلق حکم ہے۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پھر اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (سورۃ الکوثر: 2)

نبی ﷺ مدینہ منورہ میں ہر سال 10 ذوالحجہ کو قربانی کرتے رہے اور مسلمانوں کو بھی قربانی کی تاکید کرتے رہے۔ صحابہ بھی قربانی کرتے رہے۔ قربانی کے بارے میں آپ نے جہاں بہت سی ہدایات دیں وہاں یہ بھی فرمایا کہ دس ذوالحجہ کو ہم سب سے پہلے عید کی نماز پڑھیں اور اس کے بعد جاکر جانور ذبح کریں۔ فرمایا: ”سب سے پہلے جس چیز سے ہم اپنے اس دن (عیدالاضحیٰ) کی ابتدا کریں گے وہ یہ ہے کہ ہم عید کی (نماز) پڑھیں گے، پھر عیدگاہ واپس جاکر قربانی کریں گے۔ جس نے اس طرح کیا وہ یقیناً ہمارے طریقے کو پہنچ گیا۔ اور جس نے (عید کی) نماز سے پہلے ہی جانور ذبح کرلیا تو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت کی جلدی کی قربانی سے اس میں کوئی چیز نہیں۔“ (صحیح البخاری:968)

نبی ﷺ کے اس فرمان سے جہاں اس معاملے کی وضاحت ہوتی ہے کہ شہر ہو یا دیہات قربانی نماز عید سے پہلے نہیں ہوسکتی وہاں یہ بھی واضح ہے کہ قربانی کا حکم ہر مسلمان کے لیے ہے خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ حاجی عیدالاضحیٰ کی نماز نہیں پڑھتے اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ حکم غیر حاجیوں ہی کے لیے ہے۔

قربانی کا جانور کون ذبح کرے؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی دی میں نے آپ کو اپنا قدم ان کے پہلوؤں پر رکھے بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھتے دیکھا اور آپ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا۔ (صحیح بخاری 5558)

ہر مسلمان عورت کا بھی اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ ”ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں خود ذبح کریں۔“

قربانی کو کب ذبح کیا جائے؟

قربانی نماز عید کے بعد کی جائے۔ قربانی کے وقت کی ابتدا نماز عید کے بعد ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے نماز عید سے پہلے قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا وہ (نماز عید سے) واپس پلٹنے سے پہلے قربانی نہ کرے۔ (صحیح بخاری:5563)

قربانی کو کیسے ذبح کیا جائے؟

نبی کریم ﷺ نے قربانی کے جانور کو عمدہ اور اچھے طریقے سے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ’’میں نے دو باتیں رسول اللہ ﷺ سے یاد کیں۔ آپ نے فرمایا: ’’یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض ٹھہرایا ہے۔ لہذا تم جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو۔ اور جب تم (کسی جانور کو) ذبح کرو تو عمدہ طریقے سے ذبح کرو۔ تم میں سے ایک (یعنی ذبح کرنے والا) اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔‘‘ (صحیح مسلم:1955)

کن جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے؟

اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری

قربانی کے لیے کیسا جانور ذبح کرنا لازم ہے؟

قربانی کا جانور (مسنہ) دو دانتا ہو نبی ﷺ نے فرمایا: **لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ** ’’صرف دو دانتا جانور کی قربانی کرو، ہاں اگر وہ تم پر مشکل ہو جائے (یعنی مل نہ رہا ہو یا اس کا خریدنا تمہاری طاقت سے بالا ہو) تو بھیڑ کا جزع (کھیرا) کرلو۔‘‘ (صحیح مسلم:1963)

اس حکم کے مطابق بکرا، بکری اونٹ، اونٹنی، اور گائے بیل دو دانتے ہونے ضروری ہیں۔ ہاں

بھیڑ کا جذعہ (دنبا، چھترا وغیرہ) کا دو دانتا ہونا ضروری نہیں۔ جذعے کی اس کے بغیر بھی قربانی جائز ہے۔ شارحین حدیث نے صراحت کی ہے کہ جذعہ دنبا، چھترا وغیرہ ایک سال کا ہو۔ اس سے کم عمر کے دنبے، چھترے کو جذعہ نہیں کہا جاسکتا اس لیے دنبے، چھترے کے لیے ایک سال کی شرط ضروری ہے۔

اگر دو دانتوں والا (دوندا) نہ ملے تو پھر کس جانور کی قربانی جائز ہے؟

اگر دو دانتوں والا جانور نہ ملے تو دو دانتوں سے کم عمر والی بھیڑ یا دنبہ ذبح کرنے کی رخصت ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دانت والے دوندا (جانور) کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی نہ کرو البتہ اگر مشکل پیش آئے تو پھر دو دانت سے کم عمر والے (کھیرا) بھیڑ یا دنبہ ذبح کرلو۔ (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

کن جانوروں کی قربانی جائز نہیں؟

سیدنا براء بن عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَرْبَعٌ لَا تَجُوْزُ فِی الْاَضَاحِی ، اَلْعَوْرَاءُ بَیِّنٌ عَوَرُهَا ، وَالْمَرِیْضَةُ بَیِّنٌ مَرَضُهَا ، وَالْعَرْجَاءُ بَیِّنٌ ضَلْعُهَا وَالْكَسِیْرُ الَّتِی لَا تُنْقِی

"قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں"

1۔ کانا بھینگا جانور جس کا کانا پن واضح ہو۔

2۔ بیمار جس کی بیماری واضح ہو۔

3۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔

4۔ نہایت لاغر جانور جس کے اندر گودا نہ ہو۔" (ابو داود:2802)

5۔ کان میں نقص کا مطلب کان آگے پیچھے سے کٹا ہوا یا سوراخ والا ہونا ہے۔ (ارواء الغلیل 4/361.362)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس جانور کا کان تھوڑا سا کٹا ہوا ہو تو ایسا جانور قربانی کے لیے جائز ہے۔ البتہ کان آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو، تو ایسے جانور کی قربانی ممنوع ہے۔ مجمع الزوائد کی روایت میں دو اور جانوروں کی ممانعت ہے۔ ایک خارش والا جانور اور دوسرا وہ جانور جس کا تھن کٹا ہوا ہو۔ (مجمع الزوائد: 19/4 طبع قدیم) (طبرانی اوسط 3578)

کیا کھالیں اپنے مصرف میں بھی لائی جا سکتی ہیں؟

قتادہ بن نعمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَلَا تَبِيعُوا لُحُومَ الْهَدْيِ وَالْأَضَاحِي وَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِجُلُودِهَا وَلَا تَبِيعُوهَا

''حرم کی قربانی اور دیگر قربانیوں کا گوشت نہ بیچو اسے خود کھاؤ اور غریبوں کو کھلاؤ اور کھالیں بھی نہ بیچو البتہ تم خود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔'' (احمد، نیل الاوطار: 126/5)

کون لوگ کھالوں کے مستحق ہیں؟

کھالوں کے مستحق غرباء و مساکین ہیں۔ اجرت کے طور پر کسی کو دینا جائز نہیں۔

کیا حاملہ (گھابن) جانور کی قربانی بھی جائز اور صحیح ہے؟

حاملہ (گھابن) جانور کی قربانی بھی جائز اور صحیح ہے، اس کی ممانعت نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسے جانوروں کی قربانی جائز ہوگی۔'' (ابوداود: 3800)

حاملہ جانور خریدنے کے بعد قربانی سے پہلے ہی اگر وہ بچہ دے دے تو قربانی والے روز ماں اور بچہ دونوں کو ذبح کر دیا جائے تاہم یہ ایک ہی قربانی شمار ہوگی دو نہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھابن (حاملہ کی قربانی کے بعد اس کے جنین ''پیٹ سے نکلنے والے بچے'') کی بھی قربانی کر دیں۔ زندہ نکلے تب بھی اور مردہ نکلے تب بھی۔ دونوں صورتوں میں حیوان

مذبوح کے پیٹ سے نکلنے والا بچہ حلال ہے۔ (ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ تلخیص الحبیر :146/4)

کیا قصاب کو اجرت الگ سے دی جائے گی؟

قصاب کو اجرت قربانی سے نہ دی جائے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ’’مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو میں قربانیوں پر کھڑا ہو گیا اور یہ کہ ان (کی کھال وغیرہ) سے قصاب کی اجرت نہ لوں۔‘‘ (صحیح بخاری:1716)

کیا خصی جانور کی قربانی جائز ہے؟

خصی جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے۔ خود نبی ﷺ نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی تھی۔ (ابو داود:2795)

اگر جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اگر جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی واضح عیب پیدا ہو جائے مثلاً اس کا آدھے سے زیادہ کان کٹ گیا ہے، کانا ہو گیا ہے، یا لنگڑا ہو گیا یا سینگ ٹوٹ گیا ہے، اس سلسلے میں بعض علماء مسند احمد کی ایک حدیث کے مطابق ایسے جانور کی قربانی جائز قرار دیتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے قربانی کے لیے ایک دنبہ خریدا، ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر کے اس کی چکی کاٹ لی، صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی جانور کی قربانی کر ڈالو۔ جو شخص مالی وسعت رکھتا ہو اس کے لیے زیادہ صحیح طریقہ یہی ہے کہ وہ مزید کچھ رقم خرچ کر کے بے عیب جانور لے کر قربانی کرے، غریب آدمی جو جانور بدلنے کا نقصان برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے لیے گنجائش نکل سکتی ہے۔

فوت شدہ کی طرف سے قربانی کا کیا حکم ہے؟

فوت شدہ لوگوں کی طرف سے قربانی کے ثبوت میں بعض ضعیف احادیث آئی ہیں جن سے کئی علماء میت کی طرف سے قربانی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ امت کی طرف سے بھی ایک قربانی دیا کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد: 24/4)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ دو جانوروں کی قربانی دیا کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی کی طرف سے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نبی ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (ترمذی)

بعض علماء کہتے ہیں میت کی طرف سے قربانی دینے کے جواز پر دلالت کرنے والی حدیثیں ضعیف ہیں۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ اگر میت کی طرف سے قربانی کی جائے تو اس کا سارا گوشت فقراء میں تقسیم کر دیا جائے خود نہ کھائیں۔ (تحفۃ الاحوذی: 354/2)

کیا گھر کے سرپرست کی طرف سے دی گئی قربانی سب گھر والوں کے لیے کافی ہے ؟

تمام گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ گھر کے ہر فرد کی جانب سے الگ الگ قربانی ضروری نہیں۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: **كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ** ”نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سب گھر والوں کی طرف سے لوگ ایک ہی قربانی ذبح کرتے تھے۔“ (ابن ماجہ: 3147، ترمذی: 1505)

ایک اور روایت میں ہے: **كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ اَهْلِهِ** ”نبی ﷺ ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔“ (مجمع الزوائد: 21/4)

سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ایوب اانصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم کے زمانے میں لوگ کس طرح قربانی کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: عہد رسالت میں ہر

آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی دیا کرتا تھا۔
(صحیح سنن ابن ماجہ البانی:2546)

ان احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ایک بکری کی قربانی تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے چاہے وہ کتنے ہی ہوں۔

کیا میّت کو قربانی کا ثواب پہنچتا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو مینڈھے خریدتے موٹے، تازے اور سینگ والے، چتکبرے اور خصّی۔ ان میں سے ایک اپنی امّت کے ہر اس آدمی کی طرف سے کرتے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ کی طرف سے ذبح فرماتے۔ (صحیح سنن ابن ماجہ:2531)

قربانی کا گوشت خود کتنا کھائے اور کتنا تقسیم کرے؟

اس کی کوئی حد کسی نص صریح سے ثابت نہیں۔ بعض علماء نے قرآن کی سورۃ الحج کی اس آیت: فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ''تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت پسند اور محتاج لوگوں کو بھی کھلاؤ۔'' (سورۃ الحج:36) کے تحت لکھا ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لیے جائیں، ایک اپنے لیے، دوسرا رشتہ داروں اور دوستوں کے لیے اور تیسرا فقراء و مساکین کے لیے۔ (ابن کثیر:223/3)

کیا غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دیا جا سکتا ہے؟

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دیا جا سکتا ہے۔ رب العزت نے فرمایا:

فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ''تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت پسند اور محتاج لوگوں کو بھی کھلاؤ۔'' (سورۃ الحج:36)

قربانی کتنے دن تک جائز ہے؟

قربانی یوم النحر یعنی عیدالاضحیٰ والے دن سب سے بہتر ہے لیکن اس کے بعد بھی قربانی کرنی جائز ہے۔ گو اس میں اختلاف ہے کہ قربانی کتنے دن تک جائز ہے؟ حدیث کی رو سے بقرعید یعنی 10 ذوالحجہ کے بعد تین دن 11,12,13 ذوالحجہ تک ہوسکتی ہے۔ کیونکہ عید کے دن کو اصطلاح شرعی میں یوم النحر اور اس کے بعد کے تین دنوں 11, 12, 13 کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔ اور ان چاروں دنوں کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور گنے چنے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔'' (البقرہ:203)

تفسیر ابن کثیر میں سیدنا عبداللہ ابن عباس سے منقول ہے: گنتی کے چند دن سے مراد ایام تشریق یعنی یوم النحر، پھر تین دن اس کے بعد ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھی اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں سیدنا ابن عباس سے ایام معدودات کی یہی تفسیر نقل فرمائی ہے۔ پر جب یہ ثابت ہوگیا کہ یوم النحر قربانی کے دن 10 ذوالحجہ کے علاوہ ایام تشریق تین دن ہیں یعنی 11,12,13 زوالحجہ جن میں ذکر الٰہی بالخصوص فرض نمازوں کے بعد اور دیگر اوقات میں تکبیرات کہی جاتی ہیں تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایام تشریق قربانی کے دن بھی ہیں جن میں قربانی کی جاسکتی ہے۔

سیدنا جبیر بن مطعم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سارے ایام تشریق ذبح کے دن ہیں'' (احمد وابن حبان فی صحیحہ)

ذبح کرنے کی دعا کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر (صحیح بخاری:5565 ومسلم:1966)

کیا قربانی کی قیمت صدقہ کی جاسکتی ہے؟

قربانی کی قیمت صدقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

قربانی کی نیت رکھنے والا عشرہ ذوالحجہ میں کیا کرے؟

قربانی کی نیت رکھنے والا عشرہ ذوالحجہ میں حجامت وغیرہ نہ کروائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

اِذَا رَأَیْتُمْ هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُضَحِّیَ فَلْیُمْسِکْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ ”جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔“ (صحیح مسلم: 1977)

قربانی سنت ابراہیمی ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس کا تذکرہ اپنے بیٹے سے کیا تو اسماعیل علیہ السلام نے کہا: آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالیے، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

رب العزت نے اسی بارے میں فرمایا:

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ (103) **وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ** لا (104) **قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا** ج **اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ** (105)

پھر جب دونوں مطیع ہو گئے اور ابراہیم نے اُسے پیشانی کے بل گرا دیا۔ اور ہم نے اُسے ندا دی کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ (سورۃ الصافات: 103۔105)

یہ قربانی کیا تھی؟ یہ محض خون اور گوشت کی قربانی نہ تھی بلکہ روح اور دل کی قربانی تھی۔ یہ باپ کا اپنے اکلوتے بیٹے کے خون سے زمین کو رنگین کر دینا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہر قسم کے ارادے اور مرضی کو مٹا دینا تھا۔ یہ اپنی عزیز ترین متاع کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا تھا۔ یہ تسلیم و رضا، صبر اور شکر کا وہ امتحان تھا جس کو پورا کیے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں مل سکتی۔ یہ غیر اللہ کی محبت کی قربانی اللہ تعالیٰ کے راستے میں تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبودیت کا بے مثال منظر تھا۔ جانوروں کی ظاہری قربانی در اصل اپنی روح اور دل کی قربانی ہے۔ اسلام قربانی ہے۔ اسلام کے لفظی معنی اپنے آپ کو، اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا اور اس کی اطاعت

اور بندگی کے لیے گردن جھکا دینا ہے۔ قربانی قرب کا ذریعہ بنتی ہے، اسی سے انسان یہ سبق سیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کیسے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ہے؟ اپنا مال، صلاحیتیں، قوتیں، وقت اور ضرورت پڑنے پر جان بھی جو کچھ بھی رب کی طرف سے میسر ہو، سب کچھ قربان کرنا ہے۔ جانور کو قربان کر کے انسان قربانی کا سبق سیکھتا ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جو سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور سیدنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے اس ایثار اور قربانی سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہی وہ برکت ہے جس کو مسلمان دن میں پانچ مرتبہ اپنے رب اکے سامنے یاد کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِکُ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکُتَ عَلٰی اِبُرَاھِیُمَ وَعَلَی آلِ اِبُرَاھِیُمَ .

اے اللہ تو محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر، جس طرح تو نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی آل پر برکت نازل کی۔

Books of Children of Heaven

PARENT's
LOVE

Nighat Hashmi
Al-Noor Publications

Who is He?
Prophets
Angles
My Holy Quran
My Aim in Life
Jannah
Hell
I am Polite
Responses of a Muslim
Truth
Honesty
Promise
Modesty
I am Sharing
Etiquettes
Respect and Obedience

Let's decide to give our children a good education so that they can learn to Love Allah and be beneficial people for everyone.

Children of Heaven Course for children 5 to 11years of age.
Do join us at Al Noor International.

Al Noor Publications

www.alnoorpk.com **sales@alnoorpk.com**
Nighat Hashmi **Alnoor International**
YouTube **Nighat Hashmi** **+92 336 4033042**